آریوں کی خانہ جنگیوں کا رسالہ الموسوم بہ

# دہریہ میاں کا کچا چٹھا

مرتبہ

ماسٹر لچھمنداس رام نگری آریہ جو اخبار پرکاش

مورخہ ۳ اگست سنہ ۱۹۰۹ء کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوا اور

جسکو

عاجز قاسم علی احمدی مولف شدھی کی شدھی

ویکھ ادھشٹاتا دیانند مت کھنڈن سبھا دہلی تر ابا ہیراوحان

نے ستمبر سنہ ۱۹۰۹ میں

منشی عبدالرحیم صاحب کے

مطبع حاجی [illegible] دہلی میں [illegible] طبع کرایا

کتبہ عاجز محمد [illegible] خان

بار اول — قیمت

## عظیم الشان بشارت

خدا کے فضل سے اس ناچیز نے ایک انجمن بنائی ہے جسکا نام دیانند مت کھنڈن سبھا ہے جس کا کام صرف دیانندیوں کے اعتراضوں کا جواب اور انپر ہر طرح اتمام حجت کر کے اسلام کی حفاظت کا اظہار ہو گا اور یہ بذریعہ اشاعت کتب و تالیفات جدید و مباحثہ و مناظرہ تقریری و تحریری کے کیا جائیگا اس انجمن کا ممبر ہر فرقے کا مسلمان ہو سکتا ہے جو حمایت اسلام کا سچا جوش رکھتا ہو۔ فی الحال اسی کے متعلق ایک کتب خانہ قائم کر دیا ہے جسمیں ہر ایک ایسی کتابیں جو دیانندیوں کے خلاف اہل اسلام و سناتن دہرم و عیسائی و سکھ صاحبان وغیرہ نے تالیف کی ہیں بہم پہونچائی گئی ہیں اور ان کی فہرست مکمل عنقریب شائع کی جاویگی ہر شخص کو چاہیے کہ اس کتب خانے سے ایسی کتابیں طلب کر کے مستفیض ہو وے یہ کتب خانہ اسی آسانی کے لیے قائم کیا گیا ہے تاکہ آریوں کے خلاف ہر مصنف کی کتب ایک جگہ سے مل سکے علاوہ ردّ آریہ کے

٧٨٦

# دھرمیاں کا کچا چٹھا

## ملمع اتر گیا

(۱) آریہ سماج کے منتری پردھان ادھیکاریوں اور مہاشوں سے خصوصاً اور پبلک کاموں میں دلچسپی لینے والے اصحاب سے عموماً نہایت سر لتا سے آج کچھہ نویدن کرتا ہوں۔ معزز اور شریف دوستو دہرمپال کا چرچا کسی نہ کسی طرح آپ کے کانوں تک پہنچا ہو گا اسی کے متعلق ٹھیک حالات کی طرف آپ کی خاص توجہ دلاتا ہوں +

(۲) آپ میں سے شاید کئی صاحبان کو معلوم ہو گا کہ آریہ سماج میں دہرمپال کے سب سے پہلے واقفوں میں سے میں ہوں۔ اس کی شدھی کے متعلق دلی لگن اور شوق سے ہر طرح کے خطروں میں پڑ کر میں نے جسقدر کام ممکن تھا کیا۔

سے اس کے شائع ہونے کے بعد سے اب تک میرا کوئی تنازعہ یا بگاڑ
دھرمپال سے نہیں ہوا (۴) بہرے برخلاف اس نے اس وقت
تک کچھ نہیں لکھا +

باوجود اس کے مجھے دلی رنج اور دکھ محسوس کرتے ہوئے
**دھرمپال کی خودکشی یا بہروپیہ پن کی اصلیت** نامی کتاب
لکھنی پڑی تو محض اس وجہ سے کہ بھولے اور ناواقف آریہ لوگ
ضعیف الاعتقادی سے اپنا روپیہ شردھا۔ اپنی عزت اس شخص کیلئے
برباد نہ کریں۔ کیونکہ درحقیقت یہ ایک دھوکہ باز و وشواش گھاتی۔ بدمعاش
اور نہایت ہی بدچلن آدمی ثابت ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ اگر آپ اسکو
بالکل ٹھیک روپ میں دیکھنا چاہینگے تو اس کتاب کو ضرور مطالعہ
فرمائیں گے بلکہ شریفوں کی عزت بچانے کے لئے ہر پہلو کے متعلق
واضح طور پر اشارات دینے والی کتاب کو دوسرے لوگوں میں تقسیم
کریں گے اس کی اشاعت آریہ سماجک پرشوں کے اندر غلط فہمی سے
پھیلے ہوئے دویش کو دور کر کے شانتی پھیلا سکتی ہے کاش کہ مجھے
توفیق ہوتی اور میں مفت اس کو ایک سرے سے دوسرے سرے

تک پہنچا کر فوراً لوگوں کو حقیقت جتانے میں کامیاب ہوتا۔ تاہم امید ہے
اگر انصاف پسند اور راست رو آریہ اور دیگر بھائی پوری توجہ فرمائیں تو
انکی ہمت سے اس وقت کا دور ہونا مشکل نہیں +

چونکہ دھرمپال کی طرف سے اس کا جواب شائع ہونے والا ہے
اس لئے بھی اس کا مطالعہ پبلک کو غور سے پہلے کرنا ضروری ہے۔
دلائل اثبات عجیب و غریب حیثیات وغیرہ جو نہایت زور سے میرے
دعووں کو یقینی طور پر ثابت کرتی ہیں۔ اصل کتاب سے ہی پڑھی جائینگی
ہیں۔ تاہم معاملہ کو ایک گونہ جلد صاف ہونے میں مدد دینے کے
واسطے نہایت مختصر طور پر خاص واقعات لکھدیتا ہوں۔ تاکہ سمجھدار
دھرم آسانی سے حقیقت دیکھ سکیں اور میں صاف کہتا ہوں کہ اگر
کسی بھائی کو ان واقعات اور کتاب کے مطالعہ کے بعد دھرمپال کا
جواب پڑھنے کی ضرورت باقی رہے تو وہ بیشک پڑھیں لیکن اس
بات کا خیال کریں کہ اصل واقعات کا اس نے کیا جواب دیا ہے۔ اگر دوسروں
پر بہتان باندھتا ہے یا الزاموں کو صاف سیدھے طور پر جواب دینے
کے بجائے پیچیدہ عبارتیں لکھ کر مغالطہ دینے کی کوشش کرتا ہے

یا مدلل و سنجیدہ تحریر کی بجائے ٹھٹھہ سے اور فحش بیانی یا یاوہ گوئی یا طعن و تشنیع سے کام لیتا ہے تو انصاف تقاضا کرتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹا ناقابل اعتبار ناقابل اعتنا ناقابل عزت سمجھا جاوے اصل مضمون کے علاوہ جو بھی غلط بیانیاں وہ کرے گا اس کی فوراً معقول تردید ہو جاوے گی لیکن ناظرین کو خیال عین واقعات کا رکھنا ضروری ہے

# دھرمپال کے دھوکے

۱۔ ہمیں ذات پات کی خصوصیت سے دلچسپی معلوم نہیں ہوتی تاہم شدھ ہونیوالے کو صاف بتانا ضروری ہوتا ہے دھرمپال نے بڑا دھوکہ ہمکو یا وہ ہمیں سید یا مولوی جتانے کو اشارے دیتا رہا اب بھی وہ ایک اپنی تصنیف میں مولوی بچہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے لیکن درحقیقت جولاہا ہے

۲۔ اسلامیہ سکول ایک بالکل معمولی سکول تھا اور عبدالغفور کی ہیڈ ماسٹری محض عنہ روپے ماہوار کی اسامی تھی مگر اس نے اپنی اس پوزیشن کو خاص نمائش دے کر ہمیں دھوکہ دیا اب عنہ روپے تنخواہ کا اقبال نہیں کرتا۔ اور اصل تنخواہ ماہوار بتاتا بھی نہیں۔ عجیب چالاکی ہے (۳)



ہمیں بڑا دھوکہ دیا۔ کہ میں مسلمانوں سے آتا ہوں حالانکہ یہ کئی سال پہلے دیو سماج میں داخل تھا اسکا بھی پتہ نہ دیا۔ (۴) دھرمپال نے مذہبی مطالعہ نہ تھا ستیارتھ پرکاش کا درشن اور مطالعہ بھی اس نے بعد میں کیا لیکن تحریر و تقریر میں تمام ملک بھر کو دھوکہ دیا۔ کہ میں بڑا محقق ہوں میری منبر پر جملہ مذاہب کی کتب تھیں۔ وید قرآن۔ انجیل بدھ مت کی کتب وغیرہ

(۵) آریوں کو یہ دھوکہ دیکر گرویدہ اپنا بنایا کہ میں نے ویدک کی روشنی سے دین اسلام کو ترک کیا۔ حالانکہ دیو سماج والوں کو پہلے کئی سال سے لکھ کر دے چکا تھا کہ میں دیو سماج کی طفیل اسلام چھوڑتا ہوں چنانچہ ایچ۔ سی۔ ویلٹی صاحب فورمن کالج کے پرنسپل صاحب نے اس کا وظیفہ جوبلی اسی لیئے بند کیا تھا کہ یہ وظیفہ مسلمانوں کے لیئے مخصوص ہے۔ اور عبدالغفور نے اپنا مذہب دیو دھرم لکھایا تھا۔ اسی طرح شدہ ہونے سے اڑھائی سال پہلے سنہ ۱۹۰ کی مردم شماری میں بھی خانہ مذہب میں دیو دھرم لکھا چکا تھا۔

(۶) موگا سکول سے وہ بڑی خرابیوں کے ساتھ نکلا۔ مگر بدنام ہو کر بھی وہیں رہنے کی کوشش کرتا رہا پرائیویٹ سکول بھی وہاں کھولا۔

چاہتا تھا۔ کہ جیسے بنے موگا کے گلی کوچوں ہی میں بڑی بھلی طرح گزارہ
کرتا جاؤں۔ وہ پرائیویٹ سکول کھولنے کو اب پردیکار ظاہر کرتا ہے
مگر دراصل وہ وہاں خود غرضی اور عشق میں پھنسا ہوا پاگلوں کی طرح
یہ شعر زبان حال سے رٹ رہا تھا۔ مجھے لغمت خلد سے بہتر ترے در
کی گدائی کا۔ جو تھا (۷) ہر طرح ذلیل ہو کر جب وہاں سے نکلنا ہی پڑا
تو پھر مسلمانوں کا چابنا۔ اور انہیں ایک مفت ملتے ہوئے آدمی کیلئے
گوجرانوالہ سکول موزوں معلوم ہوا۔ (۸) مگر دراصل مسلمانوں کا
بھی وہ نہ تھا۔ دھوکہ سے یہ اسامی لیکر جگہ اور سوچتا رہا۔ اور آریہ سماج
میں جگہ بنانے لگا۔ آہ کیا۔ گر یہ مسکین صورت تھی۔ بی۔ اے کی ڈگری
اور عمر چھوٹی اس پر گوشت سے کے بر خلاف اس شخص کی موہنے والی
باتیں ہم نے بشواس کیا اور شدھی کی تجویز کر دی۔ (۹) قدم تو دوسری
طرف رکھ لیا۔ مگر خطرہ تھا کہ دیو سماج والے پول کھولدیں گے اس لئے
چالاکی سے اُن کے ساتھ محبت بھری خط و کتابت جاری رکھی چٹھیات
مفصل تو میری کتاب سے پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہاں بھی اشارہ
دیدیتا ہوں۔ کہ اُس نے دیو سماجیوں کو لکھا۔



(۱) میں کسی ظاہری انتظام سے خواہ کچھ بھی ہو جاؤں۔ دور بھی رہوں
(۲) دل سے تمہارا ہوں۔ دل یہی چاہتا ہے کہ دیو گورو بھگوان کے
روپ میں عمر بھر مگن رہوں۔ (۳) دیو گورو بھگوان کی کرپا سے میں نے
شانتی پائی ہے اسی کی کرپا سے دین اسلام چھوڑا ہے اسی کی کرپا سے
شراب کباب اور بھبچار کی حقیقت معلوم ہوئی ہے **نوٹ** یہ خط و کتابت
گوجرانوالہ میں شدھی ہونے کے بعد کی ہے (۴) میں مجبوراً آریہ ہوتا
ہوں۔ کیونکہ مسلمانوں سے کٹ چکا۔ آپ نے علیحدہ کیا۔ عیسائی بننا
گوارا نہیں۔ ہندو بزدلی سے لیتے نہیں۔ اب آریہ نہ بنوں تو کیا کروں
نوٹ۔ یہ چٹھی جلسہ شدھی کے نگر کیرتن والے دن اس دھوکے باز
نے لکھی ہے خاص اس دن جب کہ ہم مسلمانوں کی طرف سے بلوہ
کی افواہ سنکر انتظام کے لیئے مارے مارے پھر رہے تھے (۵)
انسان سوشیل بے انگ ہے اس لیئے میں نے اچھا کیا ہے۔ کہ
سماج کی آڑ میں مل چلا ہوں (۶) جب ترک اسلام چھپنے سے دیو
سماجیوں کو دھوکے کا گمان ہوتا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ کیا اب تمہارا
وشواس وید۔ ایشور اور تناسخ پر ہو گیا ہے تو جواب دیتا ہے۔ ابھی ان

باتوں کو ہیں نے بچارا ہی نہیں اب گوروکل مہاتما منشی رام جی کے پاس جاکر
سوچونگا۔ (۱۰) اسی طرح دھوکوں سے گذارہ کرتا ہوا میرے ساتھ گوجرانوالہ سماج
کے جلسے پر گیا۔ تو وہاں ایک دیو سماجی مسٹر ڈی۔ این۔ بالی مل گئے
ان سے بھی پول کھولنے کا اندیشہ کرکے انہیں نہایت محبت سے
قابو کیا کسی وقت انہیں علیحدہ نہ ہونے دیا۔ کہ کہیں کچھہ برخلاف نہ بولے
یہاں تک ہی نہیں بلکہ دیو سماج کے حق میں لیکچر بھی دیدیا کہ میں نے اسی کے
اپکار سے مانس وغیرہ چھوڑا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (۱۱) پیارے ناظرین چند
دہوکے جو پہلے پہل شدھی کے لئے آریہ سماج کو دیئے گئے بیان کئے
ہیں۔ لیکن اگر یہ خیال کیا جاوے کہ اس نے کئی شریف لوگوں کے گھروں
اور دلوں میں وشواس جمایا۔ غیروں کے مکانوں پر رہا۔ کسی کو ماں
اور کسی کو بہن۔ کسی کو باپ گورو۔ اور کسی کو بھائی بناتا رہا۔ اور پھر جب
اپنی ذاتی خرابیوں سے سب کو مایوس کرکے ان سے جدا ہوتا رہا تو ان کو
برخلاف لکھنے سے روکتا رہا۔ اس کل عمل کے لئے نہ جانیں کس قدر دکھ
اس نے کتنوں کو دیئے۔ دیو گورو بھگوان دیوت سنگھ جی۔ دیو رتن
جی۔ گورمکھ سنگھ جی۔ سرمکھ سنگھ جی۔ ہرنام سنگھ جی وغیرہ سب کو اس نے



یہی چالاکیوں سے اپنا مہربان بنایا۔ اور پھر بعد میں ایک نہایت بے سمجھ
اور احسان فراموش نمک حرام کی طرح بدنام اور ذلیل کیا مرد تو کیا عورتوں کو
بھی۔ دیو سماج میں ہی نہیں۔ آریہ سماج میں بھی گوجرانوالہ سماج ڈاکٹر
بیجر بھوجی۔ ماسٹر رامدیو جی۔ مہاشے کرشن جی۔ مہاتما منشی رام جی رائے
روشن لال جی۔ پنڈت رام بھجدت جی وغیرہ وغیرہ نیک پرش کو بھی
محض چالاکی کے لیکھوں سے بدنام کرکے پبلک کو بات بات میں نہایت
عجیب و غریب دھوکے دے رہا ہے پر صبر کرتا ہوں لسان کیے

اے بھوکا دیکھکر روٹی کھلائی۔ ننگا دیکھکر کپڑا دیا۔ یتیم و لاوارث

پاکر اس پر سایہ کیا۔ آوارہ گردی سے بچاکر اسے حفاظت میں لیا مگر اس کا

بدلہ اس نے مار آستین کا کام کیا۔ احسان شناس ہوتا ہے جو ہوتا

ہے شریف ٭ احسان کو رذیل کبھی مانتا نہیں ٭

(۱۲) اُسے رات دن عبارت اور فقرے گھڑنے کے سوا کام نہیں وہ
انہیں سے بات کو کچھہ کا کچھہ بنا دکھاتا اور بہو لقنوں کو دہوکہ دے جاتا
ہے لیکن کاش کہ ناظرین اس کی اصل چٹھیاں جو میں نے کتاب کے
اخیر میں لکھی ہیں مطالعہ فرماویں۔ ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اسکی

ہرہات جسقدر دھوکہ دینے والی ہے کہ وہ درحقیقت کیسا ہی خراب ہے جس کے اپنے الفاظ اس کی اپنی حرکتوں پر لئے گراہوا عجیب طرح کا شیطان۔ ناقابل اصلاح آدمی ظاہر کرتے ہیں جو خود اپنے فعلوں کے لئے اپنے آپ کو بھوتنا۔ بھوتنوں کا بھوتنا۔ پاگل انسان صورت بھوتنا مورت۔ شیطان سیرت وغیرہ ظاہر کرتا ہے۔ اور دوسروں کے لئے چاپلوسی کے طور پر از حد مبالغہ آمیز خطاب لکھتا ہے۔ بیر دیو گورد بھگوان کو تار بنہار زندہ خدا۔ اعلیٰ اندھوں کو آنکھیں دینے والا کوڑھیوں کے کوڑھ دور کرنے والا۔ ڈوبتوں کو بچانے والا اس تحریر کے بعد بہتر نیا اثر پیدا کرنے والا وغیرہ وغیرہ۔ ہزار طرح کے لمبے خطاب دیتا ہے ایسا ہی دوسرے دیو سماجیوں کو بھی ان کی تعریفوں میں وہ عبارت آرائیاں کرتا ہے اور زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے کہ آریہ سماج کی تعریف میں ہزاروں حصہ بھی ابھی نہیں لکھا۔ لیکن باوجود اس کے اب دیو سماجیوں کیساتھ سارے وعدوں کو جو نہایت عجیب ہیں بھول کر جو سلوک کیا وہ پوشیدہ نہیں۔ (۱۳) موگا سکول کو نہایت ہی بُری طرح بدنام کیا ہے اور جتایا ہے کہ میں شروع



سے ہی اس کے برخلاف رہا اور اس کے نقص نکالتا رہا لیکن نرا دھوکہ ہے جب تک دیو سکول میں رہا۔ ڈکتاب کو پڑھو اور معلوم کرو آپ سوڑگ سے بھی بہت اعلیٰ کیلیفورنیا۔ کیمبرج۔ آکسفورڈ کی یونیورسٹیوں سلطنتوں اور شہنشاہوں اور تمام دنیا کے سامانوں کو اس روحانی سدھار کرنے والے سکول کے مقابل ردی لچر پوچ اور لایعنی جتاتا رہا۔ انہیں موقوف ہونے کے بعد جو چٹھی لکھتا ہے اس میں بھی سکول کی از حد تعریف کرتا ہے ہاں اپنی خرابی کا اقبال بھی کرتا ہے وہ لکھتا ہے کہ میری تھوڑے عرصہ کی ہسٹری اس بات کی شاہد ہے کہ میں کتنا خوفناک وجود میری ہستی سے ایک پوتر کارج کو کتنا نقصان پہنچا ہے اور یدی میں کمبخت پھر اپنا منحوس قدم اس میں رکھوں تو کتنا اور نقصان پہنچ سکتا ہے پھر آخیر میں لکھتا ہے کہ اے وجود تو نے عالم ملکوت میں جا کر شورش برپا کی اس کا تجھے کیا حق تھا آہ! آریہ پرشوتم اس شخص کی تحریروں کو معتبر سمجھتے ہو کیا تمہیں خیال نہیں کہ جو اس قدر مبالغے کرنے کے بعد اب دیو سماجیوں اور ان کے سکول کی از حد مذمت کرتا ہے کیا وہ یہی سلوک آپ سب سے اور گورو کل سے کل نہ کریگا۔ میں تو

سمجھتا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں سے

ہر کہ عیب گراں پیش تو آورد و شمرد — بیگماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد

(۱۴) اپنی تحریروں کی نسبت وہ دھوکہ دیتا ہے۔ اس نے دیو سماج کے متعلق
یہ جتایا کہ ان کا پول کھول کر آریہ سماج کی ایک طرح کی خدمت کرتا ہوں
لیکن درحقیقت وہ دیو سماج سے ڈرتا ہے چاپلوسی اور دھوکے
سے اسے روکتا رہا۔ لیکن جب اپنی بہن کی طرف سے قلعی کھلنے کی
دھمکی ملی اور بعض اشارات ایسے ہی پائے کہ اب میرا پول کھلنے لگا تو اس نے
جھٹ پیش دستی کر کے آریوں کے جذبات کو دیو سماجیوں کے خلاف بھڑکایا
اور جو کچھ واہیات بن سکا لکھ مارا۔ اسطرح جب سے ڈاکٹر [illegible] وغیرہ اپنے
اندرونی واقف کاروں کی نسبت شک ہوا کہ یہ مجھے بدمعاش جانتے
ہوئے شادی میں رکاوٹ ڈالیں گے تو جھٹ پہلے ہی بالکل بناوٹی
اور مبالغہ آمیز اور فحش تحریریں ان کی نسبت نکالدیں اس بدنیتی
اور ذاتی پردہ پوشی کے علاوہ پبلک کی بہتری کے لیے اس نے کبھی کچھ
نہیں لکھا (۱۵) اسی طرح کیش کے متعلق دھوکا دیتا ہے تحقیقات
باقاعدہ ہو تو ایک کیا صدہا بدمعاشیاں اس کی ثابت ہوں۔ اس لیے

اس سے پرہیز کرتا ہے۔ مگر بناوٹی تہمت اپنے لوگوں کو دھوکا دینا چاہتا
ہے عدالت میں بھی کمزوریوں سے ڈرتا۔ جا نہیں سکتا۔ کیونکہ دنیا میں
میں ایک بے نظیر بدمعاش شدہ ہو سکتا ہے مگر آریوں کو دھوکا دیتا ہے
کہیں رشی دیانند کی مثال کی پیروی کرتا ہوں۔ افسوس رشی کا پوتر نام
کس گندی زبان سے نکلتا ہے (۱۶) کہاں تک لکھوں وہ لوگوں کو دھوکا
دینے کے لیے کسی کی تعریف لکھ جاتا ہے کبھی اس کے برخلاف لکھتا ہے
مہاتما منشی رام جی کی نسبت کتنے دھوکے دیتا رہا ہے ان کا طرفدار ہو
اور انہیں ہی اب فسادی مشہور کرتا ہے۔ لالہ سالگرام جی کو پہلے اپنا
گواہ بنایا۔ لیکن اب گنڈا لکھتا ہے سبھا کو مخنز کا لفظ دے کر توہین
عجیب وغریب طور پر کیے جاتا ہے۔ اپنے پاپوں کو چھپانے کے لیے آریہ
سماج کی اصلاح کا دعویدار مشہور ہونا چاہتا ہے۔ لیکن بناوٹی باتوں اور
لالہ سندر داس جی کے متعلق لیکھوں سے وہ کمینہ حملے کرتا ہے کہ الاماں
لیکن اس کے پاپ اس طرح چھپ نہیں سکتے (۱۷) قیاسی اور فرضی
طور پر واقعات جوڑ کر مغالطہ دینے کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا
ہے۔ کہ مسٹر یودھراج جی ساہنی جیسے بے تعلق بھائی کی نسبت لکھا

کہ ان کو پرکاش پارٹی والوں نے دھرمپال کے مقدمہ میں مدد دے
روکنا چاہا۔ حالانکہ بیرسٹر صاحب انکاری ہیں کہ انہیں کسی نے نہیں کہا
(۱۸) اسی طرح آریوں کو دھوکہ ان عاجزانہ اور خوشامدانہ لفظوں سے دیا
جاتا ہے کہ میں بے یار بے مددگار ہوں سبھا میں میرا کوئی نہیں
میں آریہ سماج کا بھکشک ہوں میں جسم میں جان رہنے تک وفادار ہوں
وغیرہ، ۱۲ لا کیا عجیب انقلاب ہے ابھی کل جو شخص آریوں کو کوستا
ہے۔ جو کہتا ہے مجھے اپنا اپدیش کیا سناتے ہو میں تو زندگی موت کا
عقدہ حل کر چکا جاؤ مجھے جو کچھ سننا تھا سن لیا وغیرہ جو کہتا تھا
تمہیں ستیارتھ پرکاش کا با دھرم کا مرم معلوم نہیں میرے ایک بار کے
مطالعہ سے ہی بجلی اندر چمک گئی میری پرارتھنا کے اثر سنگلاخ پتھروں
کو اڑا دیں یہی نہیں جو شخص لاہور سماج کے جلسہ پر بارہ پندرہ ہزار
معزز اور شریف سامعین کو کوتے کہتا ہے جو ڈیرے پر پریم سے ملنے
آویں انہیں الو کے پٹھے کہکر باہر نکالتا ہے جو بڑے بڑے لوگوں
کو معمولی ادب و قواعد سے بھی مخاطب نہیں کرتا۔ جو گوجرانوالہ سماج کو شکریہ
کرنے کے بدلے بازاری آدمیوں کی طرح سُسرال کہتا ہے۔ ایسا



بد دماغ شخص دھوکہ دینے کے لیے کیا عاجزانہ فقرے تجویز کرتا ہے
آریہ بھائیو ایک نہیں انیک لوگ اپنے آریہ بھائیوں پر سختی کرکے بھی
اسے مدد دیتے آئے ہیں۔ مگر اس کی کمزوریوں سے سب رائگان
جاتی ہے ایسے ایسے گمبھیر اور باحوصلہ آریوں کو میں نے اس کے برخلاف
سخت سے سخت ریمارک مجبور ہو کر دیتے سنا ہے جو اپنے دل میں دھرمپال
کی تکلیف کے خیال سے ہی دکھی ہوتے تھے۔ مہاتما منشی رام جی لالہ
رام کرشن جی۔ رائے روشن لال جی وغیرہ تو کیا ابھی لالہ جیون داس جی
پنشنر کا ذکر سنا ہے (جو اب تک اسے قابل امداد سمجھتے تھے کہ وہ پرلے
درجے کا مکار جھوٹا اور ناقابل اعتبار آدمی دھرمپال کو کہتے ہیں۔ ۵۵
آج تک نہ کسی کا ہوا اور نہ آگے بنے گا۔ اس کی وفاداری تبدیلی عادتوں
ہتھ چلنیوں اور دھوکوں کے سوا دھرم کرم سے ہرگز نہیں ہو سکتی اس پر
کلام نہیں۔ کہ پول کھل جانے سے اب اسے کوئی سوسائٹی قبول نہیں
کرے گی تو اس کو شہرت یا نمائش کی بجائے ذلت نصیب ہوگی۔ پس
اب جا خود کہیں سکتا نہیں اور دھوکا آریوں کو وفاداری جتانے کا دے
رہا ہے۔ لیکن وہ یاد رکھے جلد کل آریہ پبلک پر اس کے لیے یہ

صدا آنے کو ہے + حسن کم جہان پاک

# دھرم پال کی سیاہ کاریاں

(۱) دھرمپال کی خودکشی میں ایک چٹھی میں نے درج کی ہے جس سے دھرمپال کی پوری خبر کھلتی ہے افسوس اسے اس نے جعلی یا گمنام جتایا لیکن یاد رہے میرے پاس تاہنوز یہی چٹھی نہیں۔ شدھی کے وقت کی کل خط و کتابت اور حساب وغیرہ محفوظ ہے یہ چٹھی دوسرے باب کی چھٹی فصل میں درج کرنی تھی مگر جب اس حصہ کو لکھ رہا تھا صندوقچی رام نگر سے نہیں آئی تھی اس لیئے وہاں درج نہ ہوئی تیسرے باب کے لکھتے ہوئے صندوقچی پہنچ گئی اور چٹھی مل گئی بس وہیں پانچویں فصل میں لکھدیا نام ینتاً چھوڑ دیا تھا کئی واجبی وجوہات سے کمیشن یا عدالت کے سامنے پیش کرنے کو جتایا ہے مگر دھرم پال ایسی بات کا جواب کیا دے سوائے اس کے کہ یہ گمنام ہے مجھے اچھی طرح معلوم ہے وہ جعلی چٹھیاں لوگوں کے متعلق لکھوا کے کوئی جوڑ توڑ کرتا ہے اس لیئے وہ دوسروں کی نسبت بھی ایسا لکھدیتا ہے لیکن عقل ٹھکانے نہیں حواس باختہ

ہو کر دروغ گو را حافظہ نباشد کے مصداق خود ہی اپنے دو پتندر میں چٹھی کی صداقت کا ثبوت دیتا ہے۔ لکھتا ہے کہ جس لڑکی کیطرف اسمیں اشارہ ہے اسکا نام یہ ہے۔ وہ فلاں شخص کی جورو ہے۔ فلاں مقام کے فلاں صاحب کی بیٹی ہے۔ آہ مجھے معلوم نہ تھا یہ شریر آدمی وہ آپ بھی گلیوں بازاروں [illegible] بھی نلائے " کے مصداق غیر لوگوں کو بھی بدنام اس چٹھی کی بنا پر کریگا۔ میں نہیں جانتا تھا نہ اور لوگ کہ اشارہ کس کی طرف ہے بلکہ زید یا عمرو کوئی بھی ہو۔ میں چاہتا تھا اس کی اور کل اوروں کی عزت بچے اور وہ ایسے خطرناک شخص سے محتاط ہوں لیکن اس پیچ نے شریفوں کی توہین کر ہی دی، لیکن خیر مجھے اور تمام لوگوں کی طرح یہ نتیجہ معلوم ہو گیا کہ دھرمپال ایک طرح خود اقبال کر چکا ہے اگرچہ وہ کئی اور ایسا منصف ہے تاہم اس کے سنکاروں نے بھی کچھ زور مارا۔ اور وہ فوراً ہی بک پڑا۔ یدی کچھ انکار کی دلیل دی تو وہ بھی کیا۔ کہ جا کر اڈکی اور اس کے پتی یا پتا سے پوچھو۔ اس پر اخبار پیسہ نے عجیب کمار کر دیا کہ یہ معقول جواب نہیں۔ بازاری رنڈیاں بھی ایسی بات کا اقبال نہیں کر سکتیں تو شریف خاندانی عورتوں سے پوچھنا چہ معنی۔ الغرض

اس لڑکی کے عشق اور میل وغیرہ کے بیانات سے بدچلنی بالکل ثابت ہے (۲) موگا میں ایک بیاہتا عورت کو سسرال سے لایا وہاں تعلق رہا ڈاکٹر حریخیو کے ہاں رہتے ہوئے اُسے بہن مشہور کرتا رہا۔ پھر اُسے ڈاکٹر جی کے ہاں لاکر رکھا ہر وقت اس کے بناؤ سنگار اس کی پوشاکوں کی تیاریاں اس کے لیئے مٹھائیاں اور پھل لانے علیحدہ کمرے میں ایکانت میں اس کے پاس بیٹھنے۔ ٹھنڈی سڑک پر اس کے ساتھ سیر کرتے پھرنے۔ لوگوں کی شکایتیں آنے اکتوبر کی سرد راتوں میں اس جوڑے کے کوٹھے پر علیحدہ ہوتے سے ڈاکٹر جی اور اُن کی دہرم پتنی کی آنکھیں کھلیں سمجھانا بجھانا کارگر نہ ہو سکتا تھا آخر ڈاکٹر جی نے اُسے نوٹس دیا کہ گھر سے نکل جاؤ۔ اس کا دھرمپال نے خود اقبال کیا گو شرم کے مارے وعدے کر کے بھی اصل الزام کی تشریح نہیں کی (۳) اس نوٹس ملنے پر وہ ڈاکٹر جی اور ان کی دھرم پتنی کے پاؤں پڑ کر منت سماجت کر کے روتے ہوئے پردہ پوشی کی کوشش کرتا رہا۔ اِندر کو بند کرنے کا وعدہ کیا کیونکہ ایسا بدچلن آدمی ایک میگزین کو ایڈٹ کرنے کا حق نہیں رکھتا (۴) دھرمپال طوفان میں یہ بھی لکھتا ہے کہ راوی



کے کنارے جا سویا۔ اب سوال ہے کہ اسقدر بھرے شہر سماج مندر اپنے دوستوں واقفوں کے مکان چھوڑ کر کیوں راوی کے کنارے کی نرم ریت پر اس نے جا ڈیرہ کیا۔ جواب صاف ہے کہ وہ انوکھی بہن ہمراہ تھی اور یہ شرم کے مارے کسی کو منہ نہیں دکھا سکتا تھا (۵) دہرمپال نے طوفان میں جہاں خرچ کا حساب لکھا ہے ایک رقم پندرہ روپے کی لکھی مگر تشریح چھوڑ دی حقیقت یہ ہے کہ یہ سوگات اُسی بہن کو لانیکا خرچ ہے (۶) اسی بہن کے ساتھ ان بن ہوئی اس نے پولیس میں شکایت کی کہ دہرمپال اب مجھے گذارہ نہیں دیتا۔ دھرمپال نے جواب دیا کہ فلاں شخص کے سکھانے سے اس نے ایسا کہا ہے اس نے روپیہ حرج کیا اور پھر اُسے گانٹھا اور اب فخر سے لوگوں کو جتاتا ہے کہ وہ میرے بس میں ہے اور جا ہوں کسی کے خلاف صدہا لوگوں میں اس سے لیکچر دلاؤں اپنی سابقہ چٹھیاں بھی اس سے لیکر اس نے جلا دی ہیں (۷) اسی طرح المونڑہ جاکر ایک عورت سروج کماری معلمہ بدھوا سے تعلق پیدا کیا کہتا ہے کہ اس نے دعوت کی تھی اور پہلی ہماری خط و کتابت بہن بھائی کے رشتے سے رہی۔ لیکن اس طرح جو کنوارا مشہور ہوا اس کی

ضیافت ایک گیلی رہنے والی بدھوا عورت کہے اور ان کی حفاظ و
کتابت بھی رہے یہ ہرگز پاک رشتہ ہو نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایسا مان لیں
تو بھی کیا پھر اس کو لاہور لائے اور اپنے مکان میں سکھنے ہیں اور علیحدہ
بیٹھکر باتیں وغیرہ کرتے رہتے ہیں اور وہ بھی بقول اس کے شادی
کی ہوں۔ کچھ اور ہی سدہ ہوتا ہے یہ بھی جانے دو جب پھر گوردکی
جا کر چالاکی سے مہاتما منشی رام جی اور ڈاکٹر سکھدیو جی سے شادی
کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش میں ناکام لوٹتا ہے تو پھر دوبارہ
اسے مکان پر کیوں رکھتا ہے۔ افسوس اندھا ہوا دہرمپال جانتا ہے
کہ وہ بدھوا ہے اور میں کنوارا مشہور ہوں جانتا ہے کہ اس کی عمر مجھ
سے بڑی ہے۔ جانتا ہے کہ خاص بیماری ہے بقول ڈاکٹر حقیقی جی دی
کاسمبندھ ہوا تو اس کی موت ہوگی۔ جانتا ہے کہ جسے پہلے بہن کہتا
اور لکھتا رہا ہوں اس سے شادی کرنے میں بدنامی ہوگی مگر پھر بھی
ایسا ارادہ کرنے اور دھوکے سے اوروں کو شامل کرنے سے نہیں رکتا
حتیٰ کہ دوبارہ اُسے لا کر اس کی موت کا موجب ہوتا ہے (۸) اس عورت
کے ساتھ خلوت میں رہنا کسی کو بغیر کھٹکھٹائے وغیرہ اندر آنیکی اجازت



نہ ہونا۔ کھانا بھی اندر ہی سپرٹ لیمپ کے ذریعہ تیار کر لینا ہمسایہ
مرد عورت کی طرف سے شکایت ہونا کہ یہاں کنجر خانہ ہے وغیرہ سب
جس شرمناک نتیجہ پر پہنچاتا ہے اس کی تشریح ضروری نہیں (۹) شفاخانہ
میں اس کو رکھا تب اور مکان پر رکھا پھر بھی ان کی حرکات پر لوگوں
کی چہ میگوئیاں رہیں۔ حتیٰ کہ اس کی موت ہوئی اور سنسکار کے دن مجھے
شامل ہونا اور ان گندے اشارات کا اشارہ پانا پڑا۔ آہ کانا پھوسیاں
ہوتی تھیں کہ کوئی پوچھے کہ کون مری یا یہ دھرمپال کی کیا لگتی تھی
تو کیا۔ لیکن اس پر ناگفتہ بہ خیالات دل سے اٹھتا اور زبان پر آکر
رک جاتے تھے (۱۰) ایک اور غریب کی عورت سے اس کے ناجائز
تعلق کے چشم دید واقعات ایک شریف بھائی نے بیان کئے افسوس
پکڑا جانے پر بھی یہ اس عورت کی نسبت کچھ فقرہ کہتا ہے اور وہ
شریف بھائی اس خیال سے معاملہ کو دبا دیتا ہے کہ کہیں وہ غریب
آدمی عورت کے پاس کچھ ناکردنی نہ کر گذرے (۱۱) ان سب کے علاوہ
کئی شبہے تعلقات کا پتہ لگتا ہے۔ یہ باہر کئی جگہ اپنی سیاہ کاریوں سے
ذلیل ہوا۔ ایک جگہ ایک بدھوا کے یہاں تین تین دن ٹھہرتا ہے

ایک جگہ بند گاڑیوں میں بیٹھ کر دونوں طرف کے شیشے چڑھا کے ایک
اور ساتھی کو سیر کراتا پھرتا ہے چرچے عجیب وغریب ہوتے ہیں سارے
لوگ ان معاملوں کا خیال کرکے دانتوں میں انگلیاں دیتے ہیں اور
ادہر ادہر دیکھتے ہیں کہ کب اس بدمعاش کا تدارک ہوتا ہے
پیارے بھائیو ! میں لوگوں کی عزت بچانے کو ایسا لکھ رہا
ہوں نہ گنوانے کو اس لیئے نہایت نمرتا سے نویدن کرتا ہوں۔ کہ جلد
اس تماش کے آدمی کا پورا تدارک کرکے کرتویہ کو پالن کرو تاکہ ایسے گندے
چرچے کا خاتمہ ہو اور کسی تشریح کی ضرورت نہ پڑے

## تڑپتی ہوئی لاش یا ردی کا پارسل

دھرم پال پتندریں لکھتا ہے کہ مشہور ہو رہا تھا۔ کتاب نکلتے ہی
خودکشی کر لونگا۔ لیکن نہ یہ آشا تھا۔ نہ ایسا مشہور ہوا۔ کتاب کا مضمون
اور میرا آشا سب واضح کرتا ہے کہ اپنے برے اعمال اور فحش و بیہودہ
تحریروں سے دہرمپال نے مذہبی خودکشی کی ہے یعنی اب وہ دھارمک
آدمی یا مذہبی محقق نہیں گنا جاتا۔ کتاب کا دوسرا نام بہروپیہ کی صلت



بھی اسی مطلب کو پشٹ کرتا ہے پہلی فصل کے خاتمہ پر بھی میں نے
لکھ دیا تھا کہ آپ نے خود اپنی رسوائی سے اپنی موت سہیڑی اور دہارمک
خودکشی کی کتاب کا نام ۔ اور میرا آشا بالکل موزون و معقول نکلا
آہ۔ کہاں ہیں باتیں بنانے والے لوگ جو کہتے تھے کہ دہرمپال کے
خلاف کیا لکھا جاوے اور اگر لکھا گیا۔ تو اس کا اثر کیا ہوگا مجھے دھمکایا
اور خوف دلایا گیا کہ تمہاری تحریر کے لیئے جواب کو اور کوئی آدمی نکلیگا
دہرم پال صرف مصالحہ دیگا۔ لیکن جب صاف واقعات سے
پر کتاب نکلی۔ تو سب انگشت بدنداں رہ گئے ایک ایک کرکے
دہرمپال کو جواب دیئے گئے بے چارے کو خود ہی پتیندر لکھنا پڑا
اور خود ہی مکاشفات کو اعلان دینا پڑا۔ اور باہر کی مدد ہوئی تو کیا

ایک دو زخم ہوں تو کوئی مرہم پٹی کرے

مگر جبکہ زخمی ہی سارا بدن ہو ✻ بھلا پھر نہ کیونکر تلاش کفن ہو

دہرم پال کا پول کھلگیا اُسے لوگوں نے دہرم پاڑ یا دہرم گال
ہی جان لیا۔ مگر ایک بزدل آدمی نمائشی طور پر ڈینگ پھر بھی مارے
جاتا ہے۔ کہ کوئی مادر زاد میرے پاؤں کو ہلا نہیں سکتا حالانکہ میرا

دعوی یہی تھا کہ اور کوئی نہیں صرف دھرم پال ہی اپنے سیاہ کارناموں
سے اپنے روشن نام پر سیاہی کے داغ نہیں بلکہ گہری تہ لگا رہا ہے
راہ بیٹھے سانپ کو لاٹھی رسید کرنا ثواب جان کر کوئی کاری ضرب
لگا بھی دے تو بھی سانپ تھوڑی دیر زہر گھولا کرتا ہے۔ لیکن اس
وقت لاہور سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا۔ یا آریوں کے برخلاف
دھرمپال کی تحریریں زہر گھولنے کے مشابہ ہیں مگر انکشافات کے ذریعہ
ابھی نہ جانے کن شریفوں کی ذلت ہوگی ورنہ اگر کتاب کا اصل جواب
دھرمپال دینے لگے تو واقعات دیکھکر سرد آہ بھرتے ہوئے یہی کہیگا
ع تن شدہ جملہ داغ داغ پنبہ کجا کجا نہم۔ وہ بہانہ بازی کر سکتا ہے
یا اپنی نسبت تحریریں دے سکتا ہے جس کے ثبوت مجھے کئی بھائیوں
سے مل چکے ہیں لیکن حیران ہوں وہ اپنی بریت کا وہم و گمان ہی کیسے
کر سکتا ہے واقعات کا جواب تو وہ آیندہ کئی جنموں میں بھی نہیں دے سکتا
خاصکر جب اس کی تحریروں سے ہی ثبوت اور ایک گونہ اقبال
ملتے ہیں۔ اگر وہ کوشش کرتا ہے کہ پاک تعلق ثابت کرے ان
عورتوں سے جن کا اوپر ذکر ہوا ہے تو ناممکن ہے کیونکہ آریہ پرش



عورت مرد کے تعلقات کی نسبت جو نازک حالت ہے اُسے اچھی طرح
جانتے ہیں ایک شخص غیر شادی شدہ ایک گھر میں جہاں نہ ان کی ماں
رہتی ہے نہ بہن۔ اور عورت اکیلا غیر عورتوں کو (وہ بھی بدھوا) لیکر
بیٹھتا ہے ان کی خاطر تواضع میں صدہا روپیہ اُجاڑتا۔ اسی کے ساتھ
سیر کرتا بغیر کسی اور شریف کی معرفت بات کرنے کے خود ہی شادی
کی تجویزیں بدھواؤں سے کرتا اکیلا اور شہروں میں بدھوا عورتوں
کے گھروں میں جا کر رہنا اکیلا علیحدہ ان کے پاس سوتا ہے۔ تو اس کا
پاک دامن رہنا ممکنات سے بدتر ہے اور اسی لیئے بریت کی توقع رکھنا
ع این خیال است و محال است و جنون والا معاملہ
ہے۔ لیکن صاحبان ان ظاہری حالات سے بھی بڑھکر باریک
لوگوں کے دلوں کو چوٹ لگانے والے چشم دید حال ہمارے
شریف بھائی بیان کرتے ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ دھرم پال عورتوں
کے متعلق عجیب بناوٹیں کر کے شریف مرد اور عورتوں کو بدنام
کرتا ہے ؎

شور بختاں بآرزو خواہند ۔ مقبلان را زوال نعمت و جاہ

یعنی بد نصیبوں کی خواہش ہی خوش نصیبوں کے ذلت و ملامت کا
ناش کرنا ہوتی ہے +

بعض بھائی حیران ہیں۔ کہ ہم خاموش رہے اور دھرم پال
نے ہمارے برخلاف اتنا کچھ لکھا۔ لیکن ہم نے اس کا سارا بھانڈا
ہی پھوڑ دیا۔ اور ابھی تک ہمارے برخلاف کچھ نہ لکھا گیا بات کیا ہے
لیکن میں سمجھتا ہوں حیرانی دور ہو جاویگی۔ جب اکٹھی کسر نکل جاویگی ابھی
دھرمپال ہتکاری کے فائل تلاش کرتا سنا گیا ہے۔ ممکن ہے وہ پیر
مضامین متعلقہ چھاتما منشی رام پیش کرے۔ لیکن اس سے کچھ
بن نہیں سکتا۔ میں نے نیک نیتی اور براءت سے اپنے خیالات ہتکاری میں
لکھے۔ مگر جب حقیقت کے لحاظ سے یہ غلطی اور غلط فہمی معلوم ہوئی۔ تو
میں نے لالہ رلیا رام جی سے پہلے کہا پھر رائے ٹھاکر دت جی وغیرہ
دوسرے ساتھیوں کو اور جب اُنہیں اپنے ساتھ اس غلطی کے
تدارک میں نہ شامل پایا تو بذریعہ اخبار پبلک کو واضح کر دیا اور عملاً
اپنی بدنصیبی سے جو نقصان بہ غلطی کھا کر آریہ سماج کا کیا تھا۔ اس کی
تلافی کو اپنا پورا زور لگایا۔ مجھ سے غلطیاں اور کمزوریاں ظاہر ہوتی



ہیں۔ لیکن نفسی معاملوں میں شخصی طور پر اور پبلک معاملوں میں پبلک
کے سامنے غلطی کا اقبال میں جرأت سے کرتا ہوں۔ پس یاد رہے۔ کہ
میرے متعلق ایسے خیال دھرمپال کی بریت میں فائدہ نہیں دے
سکتے ہیں۔ طوالت کے خوف سے زیادہ نہیں لکھتا۔ ہاں یقین رکھتا
ہوں کہ "مکاشفات میں محض چالاکی سے بھری ہوئی تحریر ہوگی۔ یا
غیر متعلقہ باتیں یا لوگوں پر کمینے حملے اور اسی سے یہ ردی کا پارسل
سمجھی جاوے گی یا خودکشی کے بعد لاش سرد ہونے تک تڑپنے
کا جو نظارا پیش کرتی ہے وہی دھرمپال کی دُرافشانی ظاہر کریگی +

انتہی بلفظہ ضمیمہ اخبار کرکا ٹش مورخہ ۳ اگست ۱۹۰۹ء موسومہ
بہ دھرم پال کا کچا چٹھا مرتبہ ماسٹر لچھمن داس رام نگری آریہ

صفحہ ۱ لغایت صفحہ ۴

## ناظرین!

دھرمپال کا کچا چٹھا مرتبہ ماسٹر لچھمن داس آسیتو آپ نے ملاحظہ کر لیا
اب ذرا ایڈیٹر پرکاش مہاتما پارٹی کے آرگن کی کتھا بھی سن لیں جو
دھرمپال کی بابت بچارا پرکاش سناتا ہے

# پرکاش کیوں خاموش ھی

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

چار سال کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ پرکاش اس شعر کو اپنے آرٹیکل
کا زیب عنوان بنا دے آریہ سماج کا آسمان پر ابر آلود ہو رہا ہے۔ ابر فساد
اور دویش کی گھٹائیں اُٹھ رہی ہیں۔ ذاتی حسد اور بغض کے طوفان آ رہے
ہیں۔ آریہ سماج روپی گرہ اس طوفان کے جھکولوں سے لرز رہا ہے۔ وہ آریہ
سماج جس میں شانتی کی گنگا بہنی چاہیے تھی اشانتی کا کیندر بن رہا ہے وہ چمن
جس کی ہوا کے خوشگوار جھونکے ضرور تھا کہ دنیاوی تپش سے تپے ہوئے



آتماؤں کو شانت کرتے آج باد سموم کے جھکڑوں سے جھلس رہا ہے
وہ آریہ سماج جس نے منش ماتر کو ایک شیرازے میں باندھنا تھا آج
ایک جھاڑو کی سینکوں کی طرح منتشر ہو رہا ہے ہائے وہ آریہ
سماج جس نے سنسار سے نفاق اور شخصی تفریق کو اٹھا دینے کا
بیڑا اٹھایا تھا آج اس مرض کا شکار ہو رہا ہے۔ یہ کیوں؟ جواب صاف
ہے آتما شدھ نہیں ہم آریہ سماج میں داخل ہوئے اور کئی سال تک رہے لیکن ہماری
آتمائیں شدھ نہیں ہوئیں ہم اپنی کمزوریوں کی وجہ سے آریہ سماج کو بھی گرا رہے ذاتی جھگڑوں
کی وجہ سے آریہ سماج میں کشمکش پیدا کر رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ کشمکش ایک سماج
کے اندر ہوتی ہے لیکن آریہ سماج کو یہ دیکھنا ہے کہ اس میں جب کشمکش شروع
ہو گی اس میں ذاتی حسد و بغض کا ہاتھ ضرور ہو گا ہمارا خیال ہے کہ آریہ سماج کے
اندر جو پہلی کشمکش ہوئی اس میں اصول کا سوال تھا لیکن ذاتیات کے سوال نے
اس اصول کے سوال کو دبا رکھا تھا آریہ سماج نے جو افسوسناک نظارے دنیا
کے سامنے اس وقت پیش کئے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن چونکہ اصول کا فرق تھا اس لیے
کچھ عرصہ کے بعد دونوں گروہ اپنے کاموں میں لگ گئے آریہ سماج کے اندر دوسری کشمکش شروع
ہوئی یہ کشمکش محض ایک ذاتی کشمکش تھی۔ اصول کا کوئی

تعلق نہ تھا۔ آریہ سماج کو جو نقصان پہنچا۔ اس کے لکھنے سے قلم عاجز ہے
لیکن آخر کار یہ کشمکش بھی شانت ہوئی۔ پھر تیسری بار جدوجہد شروع
ہوئی۔ اندیشہ تھا کہ نتائج برے پیدا ہونگے۔ لیکن آریہ سماجوں کی
مضبوطی نے اُس کا آغاز میں ہی خاتمہ کر دیا۔ اب چوتھی اور ہم کہیں گے
نرالی جدوجہد شروع ہوئی ہے۔ یہ جدوجہد جیسا کہ ہم آگے چلکر ثابت
کریں گے۔ محض ایک ذاتی جھگڑا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے آتما
شدہ نہیں۔ چونکہ ہم نے آریہ سماج کی خاطر جینا نہیں سیکھا۔ بلکہ
آریہ سماج کو اپنے بھوگ کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اس لئے آریہ سماج کے
اندر کھلبلی پیدا کرنے میں ہمیں کوئی سنکوچ نہیں۔ پہلی تین کشمکشیں
ان شخصوں کی طرف سے تھیں جو گو ذاتی کمزوریوں پر غالب نہیں آ سکتے
تھے لیکن جنہیں آریہ سماج سے پریم تھا جو آریہ سماج کے لئے بہت
سی قربانی کر چکے تھے اور جنہوں نے آئندہ بھی بہت سی قربانی کرنی
تھی لیکن یہ جدوجہد اس شخص کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس کی آریہ
سماج میں آنے سے پہلے کوئی حیثیت نہ تھی جس کے لئے آریہ سماج
نے اسقدر قربانی کی لیکن جس نے آریہ سماج کے لئے ایک شمہ بھر بھی



قربانی نہیں کی جس کو آریہ سماج نے گمنامی کے تاریک غار سے نکالکر
شہرت کی بلند چوٹی پر بٹھا دیا۔ لیکن جس نے اپنی تحریر و تقریر و طرز عمل
سے آریہ سماج کو لوگوں کی نظر میں گرایا۔ جس کو آریہ سماج نے دودھ پلایا
لیکن جس نے آریہ سماج کو سانپ کی طرح ڈسا۔ جسکو آریہ سماج نے
اپنا پتر سمجھکر پیار کیا لیکن جو ایسا نالائق نکلا کہ اُس نے اپنے باپ کی
گردن پر چھری رکھدی جس کو آریہ سماج نے گرگ زادہ جانتے ہوئے
بکری کی طرح پالا۔ لیکن جو آخرکار گرگ نکلا ہائے موجودہ کشمکش
اس شخص کی طرف سے شروع ہوتی ہے جو آریہ سماج کا نہ تھا نہ ہے
اور نہ ہوگا +

اس شخص نے اپنے دیرینہ بغض و حسد کو نکالنے کے
اور اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے لیئے آریہ سماج کو اپنا ذریعہ
بنایا۔ لیکن سرل ہردیہ آریہ پرش نہیں سمجھتے کہ کس طرح یہ شخص
ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیل رہا ہے اس شخص کے کرتوتوں کی بدولت
آریہ سماج کا جو مضحکہ اُڑ رہا ہے اس کا اندازہ اگر کسی نے لگانا ہو تو
وہ کسی اتوار کو لاہور تشریف لے آوے ایک ایک پیسہ کو آریہ

سماج کی عزت فروخت ہوتی ہے۔ سینکڑوں آدمی جنہیں آریہ سماج
سے کوئی تعلق نہیں ایک پیسہ دیکر آریہ سماج کا تماشا دیکھ لیتے ہیں
ہر اتوار کو بھانڈوں کا تماشا ہوتا ہے۔ جسمیں جس کا موضوع آریہ
سماج ہوتا ہے کوئی شخص ایک پیسہ خرچ کرکے بندر کا پرچہ خرید کر
اور آریہ سماج کا تماشا دیکھ لیوے آریہ بھائیو! تم محسوس
نہیں کر سکتے کہ آپکے کلنگی برہمچاری کی کرتوتوں سے آریہ سماجکو
کسقدر نقصان پہنچ رہا ہے مگر جانتے ہیں کہ تمہارے دلوں پر بھی ٹھیس لگی ہوگی
لیکن اس قدر نہیں جسقدر لاہور نواسی آریہ بھائیوں کے دلوں پر اگر آپنے
دیکھنا ہو تو کسی لاہور نواسی آریہ بھائی کے دل کو کھول کر دیکھئے آپکو معلوم ہوگا
کہ اس پر کسقدر زخم لگ چکے ہیں اس وقت آپکو معلوم ہوگا کہ اس نظارہ کو دیکھکر
کسقدر آتمائیں تراش ہو رہی ہے گو تراش ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہم
ثابت کرینگے اور واقعات کی بنا پر ثابت کرینگے کہ یہ جھگڑا نہ

## آریہ سماج کی بھلائی

کی خاطر شروع کیا گیا اور نہ ہی اس سے آریہ سماج کا کچھ بگڑا



سکتا ہے بشرطیکہ آریہ سماجیں مضبوطی سے کام لیں۔ لیکن اس کیلئے
انہیں بہت کچھ سننے کیلئے تیار رہنا چاہیئے اس کے لیئے ہمیں
بہت سے راز افشا کرنے پڑیں گے بہت سے ایسے واقعات آریہ
پرشوں کے سامنے رکھنے پڑینگے۔ جنکو پڑھکر اغلب ہے کہ اُن کے
نرم شیشۂ دل پر ٹھیس لگے لیکن ہم مجبور ہیں ہمارے واسطے اب سوا
اس کے کوئی چارہ نہیں رہا کہ تمام حالات بلا کم و کاست اپنے بھائیوں
کے سامنے رکھدیں تاکہ اگر وہ اس وقت تک دہوکے میں رہے ہیں
تو آئندہ نہ رہیں

آریہ بھائیو! مت سمجھو کہ یہ کام کرنے میں ہمیں کوئی خوشی
ہے کاش کہ ہم اپنا دل کھول کر آپ کو دکھلا سکتے تو آپ کو معلوم ہوتا
کہ ہمارا دل کسطرح زخموں سے نڈھال ہے لیکن باوجود اس کے
وہ نالہ نہیں کرتا جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم کسقدر پس و پیش
کے بعد قلم اُٹھایا ہے۔ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ مضامین اگر انکے
کو سخت صدمہ پہنچائیں گے کیونکہ جن کو آپ نے اس وقت تک شواشر
کا پاتر سمجھ رکھا ہے وہ وشواس گھاتک ثابت ہونگے جنکو آپنے آریہ

سماج کا ہتیشی سمجھ رکھا ہے وہ آریہ سماج کے شترو ثابت ہوں گے
جنہیں آپ نے برہمچاری کا خطاب دے رکھا ہے وہ اس کے برعکس
ثابت ہونگے لیکن کیا ہو سکتا ہے بت پرستوں کی قسمت میں ہی یہ لکھا
ہے کہ جن بتوں کی وہ پرستش کریں وہ بت ٹوٹ جائیں اور ان کو
مایوسی ہو۔ ہائے ہماری قسمت میں ہی لکھا ہے کہ پروانہ کیطرح
شمع پر جان دیدیں لیکن شمع کو پروانہ ہو آریہ سماج کے سادھارن
پرشو! یہ سچ ہے کہ آریہ سماج آپ کی بدولت چل رہا ہے اگر آپ
ہوتے ... تو آج آریہ سماج نہ ہوتا جو لوگ اپنے تئیں آریہ
سماج کا لیڈر سمجھتے رہے یا جنہیں آپ نے بڑھا کر اعلیٰ درجہ دیدیا۔
اُنہوں نے آریہ سماج کو تحت الثریٰ تک پہنچا دیا ہے بیشک آریہ
سماج ان کے ہاتھ سے نالاں ہے اور زبانِ حال سے ان کو
مخاطب کر کے کہہ رہا ہے ؎

دوستوں سے ہیں نے وہ صدمے اُٹھائے جان پر
دشمنوں کی دشمنی کا بھی گلہ جاتا رہا۔

آریہ سماج نے جن کو سپوت سمجھا وہ ماتا کے کپوت ثابت نکلے اور انہوں



نے ماتا کے گلے پر چھری پھیری

لیکن آریہ بھائی پوچھیں گے کہ پرکاش جو ہمیشہ آریہ سماج کا سیوک
ہونے کا فخر کرتا رہا ہے اس وقت تک خاموش کیوں رہا

"بھونچال آیا" "آریہ سماج روپی گرہ کو جڑ سے ہلا گیا" طوفان
بے تمیزی بپا ہوا۔ اس گرہ کے کئی حصوں کو گرا گیا۔ آریہ سماج کی
تباہی کے لیئے "راندشر" کا فتنہ "پینڈشر" نکالا گیا۔ لیکن باوجود
اس کے پرکاش خاموش ہے کیا اُس نے آریہ سماج کی سیوا کا کام
چھوڑ دیا۔ وہ "برہمچاری" دہرمپال کی چکی میں گھن کی طرح پسنے کو
کو تیار نہیں پرکاش آریہ سماج کے ساتھ اپنی وفاداری کا کوئی بھی
ثبوت دینا اپنے لیئے باعث ہتک سمجھتا ہے اگر آریہ بھائیوں کو اس کی
پانچ سالہ طرزِ عمل سے اس کی وفاداری کا یقین نہیں ہوا تو پرکاش یقین
کرانے کو تیار نہیں باقی رہا گھن کی طرح پسنے کا سوال اس کا جواب
ایک طرح پر تو آریہ بھائیوں کو مل چکا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم لکھ دینا چاہتے
ہیں کہ پرکاش نے "برہمچاری جی" کی حماقت کو نہ کبھی تسلیم کیا۔ اور نہ
اب کرتا ہے۔ جس پرکاش کے ساتھ آریہ سماج ہے اُسے ایک شخص کی

گیا پردا ہے جب تک پرکاش آریہ سماج کا پریم پاتر اور دوست اس

پاتر ہے تب تک کوئی بھی دنیاوی طاقت اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی

ہاں جس دن پرکاش اس پد ولے کو کھو بیٹھے گا اس دن ایک کمزور

سے کمزور بھی انسان اس کو گرا سکیگا+

تو پرکاش کیوں خاموش رہا

## اُسی بزرگ کے حکم سے

جس کی سیوا پرکاش اپنی گھٹی میں لے کر پیدا ہوا تھا۔ اسی بزرگ کی آگیا

سے جس کی سیوا کا فخر اس وقت تک پرکاش کو رہا ہے۔ ہمارے

ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ ہماری مراد شریمان مہاتما منشی رام جی سے

ہے ابھی یہ طوفان بے تمیزی برپا نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس کا اشتہار

بڑے زور شور سے دیا جا رہا تھا کہ لالہ کدار ناتھ جی ستیارتھ پرکاش کے سہائک لکھ

ادھشٹاتا گورو کل کے چھوٹے بھائی لالہ جگن ناتھ جی تھا پر جو اپنے بھائی

کی تیمار داری کے لیئے گورو کل تشریف لے گئے تھے جب گورو کل

سے واپس آئے تو شریمان مہاتما جی کی طرف سے ہمارے لیئے ایک



سندیسہ لائے وہ سندیسہ ناظرین کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے:-

"وہ کرشن کو کہہ دینا کہ دھرم پال نے مجھے بتلایا ہے کہ کرشن

اس کے خلاف کوئی کتاب لکھ رہا ہے۔ اگر اس کا ایسا خیال

ہو تو وہ چھوڑ دے میں نے دھرم پال کو منع کر دیا ہے کہ وہ کوئی

کتاب نہ لکھے اور کہہ اگر وہ باز نہ آیا۔ تو مجھے اسکی قلعی کھولنی پڑیگی

اس لیئے کرشن خاموش رہے" ناظرین یہ آگیا تھی اس شخص کی

جسکو پرکاش اس وقت تک آریہ سماج کا مسلمہ لیڈر سمجھتا ہے۔ اپنے

لیڈر کی اس آگیا کو پرکاش نے اپنے سر ماتھے پر رکھا۔ اور باوجود یکہ

"طوفان" کی وجہ سے اس کے متعلق بھی بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں

تھیں خاموش رہا لالہ جگن ناتھ جی نے شریمان مہاتما جی کو کہہ دیا

تھا کہ جہاں تک انہیں معلوم ہے کرشن کا کوئی خیال اس قسم کی کتاب

لکھنے کا نہ تھا۔ لیکن پھر بھی مہاتما جی نے ان کو گیا کی کہ لاہور پہنچ کر آپ

ہم سے دریافت کر کے وہ مہاتما جی کو لکھ دیں چنانچہ لالہ جگنا تھ جی نے ہم سے

دریافت کرنے کے بعد لاہور سے ایک پتر مہاتما جی کی طرف لکھ دیا جسکا جواب

مہاتما جی کی طرف سے موصول ہوا جس کا مطلب یہ تھا۔

"آپ کا پتہ مل گیا۔ آپ تشریف رکھتے ہیں جو مناسب سمجھو لگا کرو لگا"

اس کے بعد جب شریمان پنڈت پورنانند جی ارد کمبھی کے میلہ سے واپس آئے تو انہوں نے بھی اس بات کی تائید کی۔ کہ مہاتما جی نے مہاشہ دھرمپال جی کو کتاب لکھنے سے منع کر دیا ہے اور اگر وہ کتاب لکھنے سے باز نہیں آیا تو مہاتما جی خود ہی سمجھ لیں گے ہمیں اس سے بڑھ کر کیا تسلی ہو سکتی تھی کہ آریہ سماج کا مسلمہ لیڈر ہماری پشت پر ہے۔ ہم اسی خیال میں مگن رہے چنانچہ "طوفان" کے برپا ہونے سے پہلے جب لاہور کے چند آریہ بھائی ہمارے پاس آئے اور سوال کیا۔ کہ مہاشہ دھرمپال جی آپ پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ مہاتما جی کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو ہم نے مندرجہ بالا سند لیجیے ان کو سنا دیا اور کہہ دیا کہ اس سے جو نتیجہ آپ نکالنا چاہتے ہوں نکال لیجئے چنانچہ اس پر ان میں سے ایک بھائی نے کہا کہ جب آپ اور مہاتما منشی رام جی ایک ہیں تو اس شخص کی کوششیں آپ کو کیا نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

ناظرین کیا اس آگیا کے ہوتے ہوئے ہمارے لیے خاموش رہنا ہی واجب نہ تھا۔ مہاتما جی نے بذریعہ اعلان اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے یہ اعلان مہاشہ دھرمپال کے لیے کافی ثابت نہیں ہوا اس اعلان کو لپیٹ کرنے کی یا تو مہاتما جی نے ضرورت نہیں سمجھی یا وہ ایک "چھوکرے" سے اپنی عزت اتروانے کو تیار نہیں کیونکہ انہیں "انند" اور "پنڈت" کے مطالعہ سے اس بات کا ثبوت مل چکا ہے کہ کس طرح یہ چھوکرا جو انہی کے ہاتھوں میں پلا اور جس کو جو عزت حاصل ہوئی ہے زیادہ تر ان ہی کی وجہ حاصل ہوئی ان کی عزت پر بھی ہاتھ صاف کرنے کو تیار ہے بہر حال وہ اس وقت تک خاموش ہیں گو آریہ سماجی لوگوں کے سامنے کھلی اڑ رہی ہے۔ پر کاش بھی خاموش ہے جب تک دوسرا حکم نہ مل جائے،

یہیں ہم ایک اور بات کو بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ بعض بھائیوں کا خیال ہے کہ "طوفان" کے متعلق پرکاش کو اگر کسی الزام کا جواب دینے کی ضرورت ہے تو یہ کہ وہ مہاتما منشی رام جی کو گرانا نہیں چاہتا۔ اس الزام کا جواب ہماری طرف سے یہ ہے

کہ پرکاش اس الزام کا جواب دینا اپنی

## ہتک

سمجھتا ہے۔ کیا پرکاش کی وفاداری اس قدر کمزور ہے۔ کہ اس کو اس کیلئے ثبوت دینا پڑے۔ ڈاکٹر راش بہاری گھوش نے والسرائے کی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ ہندوستانیوں کا برٹش ایمپائر کے ساتھ وفاداری کا رشتہ اس قدر مضبوط ہے۔ کہ اس کا اظہار کرنا اس کی توہین کرنا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں؟ کہ کیا پرکاش جس کو مخالف صاف لفظوں میں "لالہ منشی رام کے چیلے" کا خطاب دیتے ہیں اور جس کو اسی خطاب کی بدولت آریہ سماج میں بیسیوں دشمن بنانے پڑے جو آج مہاتما منشی رام کے مقابلہ پر اپنے تئیں اشکست دیکھ کر اس کو تباہ کرنے کے درپے ہو رہے ہیں کیا پرکاش یہ ثبوت دے کہ وہ مہاتما جی کو گرانا نہیں چاہتا پرکاش اس امر کا ثبوت اس وقت دیگا جب وہ مان لیگا کہ وہ ایک کپوت ہے جو اپنے پتا کو ہی مارنا چاہتا ہے۔ پرکاش اس امر کا ثبوت



اس وقت دیگا جب وہ تسلیم کریگا کہ وہ آریہ سماج کا دشمن ہے اور مہاتما منشی رام کو گرا کر آریہ سماج کو جڑ سے ہلانا چاہتا ہے الغرض پرکاش اپنی وفاداری کا ثبوت دیگا جب اس کے سر میں دماغ نہ رہیگا۔ ہم نے بارہا اور کئی پرشوں کے سامنے کہا ہے کہ پرکاش کی روشنی چاند کی روشنی ہے یعنی اس کی روشنی مستعار ہے یعنی جسطرح چاند اپنی روشنی سورج سے لیتا ہے اسی طرح پرکاش اپنی روشنی مہاتما منشی رام جی سے لیتا ہے یعنی پرکاش کی طاقت اس وقت تک ہے جب تک مہاتما منشی رام جی اس کے ساتھ ہیں اگر آج یہ خیال اُٹھ جائے تو ہم خود جانتے ہیں کہ پرکاش کی کوئی نہ سنے جب یہ حالت ہے تو کیا کوئی ذی ہوش شک کر سکتا ہے کہ پرکاش کے مہاتما منشی رام جی کے ساتھ تعلقات اچھے نہیں

لیکن پوچھتے ہیں؟ کہ اس شخص کے پاس اس امر کا ثبوت کیا ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہم مہاتما منشی رام جی کو گرانا چاہتے ہیں سارے "طوفان" کو پڑھ جاؤ آپ کو سوائے محض دعووں کے ایک ثبوت

نہ ملیگا تو کیا پرکاش نے کبھی مہاتما جی کے خلاف لکھا نہیں لیکن
آریہ پتر کا بین ہم نے اُن کے ایک لیکچر کو مایوسی بلانے والا لکھ دیا
تھا۔ اس شخص کی دیانتداری نے اس امر کا تقاضا نہ کیا کہ وہ ساتھ
ہی یہ لکھ دیتا کہ مہاتما جی کے دوسرے لیکچر کی تعریف بس ہم نے
اسی اخبار کے کئی کالم بھی پُر کیئے تھے اگر مہاتما جی کو گرانا ہی مقصود
ہوتا تو دوسرے لیکچر کی اس قدر تعریف کیوں کی جاتی غرضمند لوگ
آریہ پرشوں کو بھڑکانے کرنے چاہیئے کوئی حاشیہ چڑھائیں لیکن آریہ
پترکا کے نوٹ کا مطلب صاف تھا کہ مہاتما منشی رام جی آریہ سماج کے لیڈر ہونیکی وجہ
سے عام پبلک کی نگاہوں میں بھی ایک خاص حیثیت رکھتے ہیں اس لیئے اُنکا کوئی
لیکچر ایسا نہ ہونا چاہیئے جس کے متعلق کسی کو یہ کہنے کی گنجائش ہو کہ لیکچر اعلیٰ پایہ کا نہ تھا
لیکن مہاتما منشی رام جی کو اپنے ساتھ ظاہر کرنے کی کوشش
کیوں؟ وجہ صاف ہے۔ "برہمچاری جی" اچھی طرح جانتے
ہیں کہ ان کی اپنی آواز کس قدر طاقت ور ہے۔ اس لیئے اُنہوں نے
"طوفان" میں معاملہ کو ایسا خلط ملط کر کے پبلک کے سامنے پیش کیا
کہ یہ خیال ہو کہ یہ کتاب وہ



## مہاتما منشی رام جی کی خاطر

اور اُن کے ہی ایما سے لکھی گئی ہے۔ چنانچہ "برہمچاری جی" نے نہ صرف
کتاب کے ذریعہ ہی لوگوں کو یہ خیال دلایا ہے بلکہ زبانی طور پر بھی
اس کو بہت اشاعت دی ہے چنانچہ آپنے لالہ دلباغ رائے جی
جالندھر تو اسی کو بتلایا کہ اُنہوں نے یہ کتاب مہاتما جی کے کہنے
پر لکھی ہے اور لالہ دلباغ رائے جی نے جالندھر میں مہاتما جی کے سامنے
صاف صاف کہہ بھی دیا تھا کہ مہاشہ دھرم پال نے انہیں ایسا
کہا ہے لالہ سکھدیال جی کو بھی آپ نے یہی کہا مہاشہ کیشب دیو جی
کو بتلاتے ہوئے آپ نے اور حاشیہ چڑھایا۔ اور وہ یہ کہ۔
"مہاتما جی نے مجھے کہا تھا کہ کتاب تو میں بھی اُن کے خلاف
لکھونگا۔ لیکن تمہاری کتاب پہلے نکل جائے" لیکن جب مہاتما جی نے مہاشے
دھرمپال سے لاہور میں دریافت کیا کہ کیا تم نے لالہ دلباغ رائے سے ایسا کہا
تو آپ صاف مکر گئے جب لالہ دلباغ رائے جی نے مہاشہ دھرمپال کا مکر جانا سنا۔ تو
انہیں بہت کرودھ آیا۔ اور اُنہوں نے مہاشہ جی سے پوچھا کہ تم نے

مہاتما منشی رام جی کے سامنے جھوٹ نہیں بولا جس پر آپ نے
دبی زبان سے تسلیم کیا کہ میں ان کی شخصیت کے سامنے
دب گیا تھا +

ناظرین! یہ ہے ثبوت جس کی بنا پر ہم سے دریافت
کیا جاتا ہے کہ کیا تم مہاتما منشی رام جی کو گرانا چاہتے ہو مہاشہ دھرمپال
کا "طوفان" میں بار بار مہاتما منشی رام جی کا نام بیچ میں لانا اس
امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ مہاشہ دھرمپال جی اپنی پوزیشن کی
کمزوری کو محسوس کرتے ہیں کیا کوئی انکار کر سکتا ہے کہ اگر مہاشہ
دھرمپال جی مہاتما منشی رام کے نام کو نہ گھسیٹتے تو "طوفان" کو

## ردّی کی ٹوکری

میں پھینک دیا جاتا اور بیسیوں آریہ سماجوں کے ریزولیشن اس
"بکواس" کے خلاف شائع ہو چکے ہوتے +

ہم سمجھتے ہیں کہ پرکاش کی خاموشی کی جو وجہ ہم نے
بتلائی ہے وہ ناظرین کی تسلی کا باعث ہوگی۔ آریہ سماج میں



خرابی کی جڑ" والے مضمون میں ہم بتلا چکے ہیں کہ ہم لوگوں
کے کیریکٹر کا بذریعہ اخبار طے کرنا آریہ سماج کے لئے خطرناک سمجھتے
ہیں اور اس رائے پر ہم اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک
ہم تمام طرفوں سے مایوس نہ ہو جائیں سب معاملہ آریہ پرتی ندھی
سبھا پنجاب کے سامنے ہے۔ گو مہاشہ دھرمپال اپنے کیریکٹر کو
سبھا کے سامنے پاک ثابت کرنے سے انکار کر چکے ہیں۔ تاہم ہم
فی الحال ان کے کیریکٹر کو معرض بحث میں نہیں لائیں گے اور نہ ہی
"اندر" اور "پتندر" کی طرح آریہ سماج کا تماشا لوگوں کے
سامنے پیش کر کے اپنا کیسہ پُر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اگر اس کو
خودستائی نہ سمجھا جائے تو ہم کہیں گے کہ ہمیں آریہ سماج سے پریم
ہے اور ہم اس کو تماشا بنتے ہوئے دیکھ نہیں سکتے۔ کیریکٹر کے علاوہ
دوسرے الزامات کا ممکن تھا کہ ہم بذریعہ اخبار جواب دیتے۔ لیکن مہاتما جی
کی اگیا مانع تھی اور جب تک مہاتما جی اس اگیا کو واپس نہ لیں گے تب تک پرکاش
اپنی قلم نہ اٹھائیگا پرکاش اب بھی سمجھتا ہے کہ مہاتما جی اپنے لیڈری کے
فرائض کو پورا کرتے ہوئے ایک مغرور خودسر زباں دراز

اور بے عمل چھوکرے " کی وجہ سے جو ابتری آریہ سماج میں پیدا ہو رہی ہے اس کا قلع قمع کر دیں گے کیونکہ ایسا کرنا ان کی طاقت میں رہے ✦

اخبار پرکاشس مورخہ ۲۹ جون ۱۹۰۹ء

# اہل اسلام کی خدمت میں التماس

برادران اسلام السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

دیانندیوں نے جو اپنے آپ کو آریہ مہاشہ کہتے ہیں جو فتنہ ان دلوں پیدا کر رکھا ہے۔ وہ آپ سے مخفی نہیں ہے اسلام پر نہایت شوخی سے حملہ کر کے سیدھے مسلمانوں کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ہیں اس فتنہ کے انسداد کے لیے محض خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے دہلی میں **دیانند مت کھنڈن سبھا** نام ایک مجلس خاص اس غرض کے لیے قائم کی گئی ہے کہ دیانندیوں کے ان اعتراضات کا جواب جو وہ **اسلام** حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم



اور قرآن کریم پر کرتے ہیں۔ **معقولیت اور متانت** سے تحریری و تقریری جیسا مناسب ہو دیا جاوے اور ان کی تمام ایسی تحریروں کے جواب خدا کے فضل اور تائید سے شائع کئے جاویں جو انہوں نے اسلام کے خلاف لکھے ہیں اور دیانندیوں کے اپنے مذہب کی حقیقت بھی کھول کر لوگوں کو بتا دی جاوے جہاں تک اللہ تعالیٰ ہماری مدد کریگا۔ ہم اس خدمت کو کریں گے اور کر رہے ہیں۔

دیانندیوں کو عام اعلان کے ذریعہ مطلع کیا گیا ہے کہ وہ جو اعتراضات اسلام پر رکھتے ہوں ہمارے پاس بھیج دیں اور عام مسلمانوں کو اس اعلان کے ذریعہ خبردار کیا جاتا ہے کہ جہاں کہیں دیانندیوں (آریوں) کا فتنہ ہو اور یہ لوگ **مسلمانوں** کو گمراہ کرنے یا ان کے مذہب پر اعتراض کرنے کو آئیں فوراً بذریعہ **تار** یا خطوط کے یا کسی **آدمی** کو بھیجکر ہمیں اطلاع دی جاوے مگر ایسی اطلاع ایک ہفتہ پیشتر ہو تاکہ ہم میں سے کوئی واعظ یا ایک جماعت جیسی صورت مناسب ہو موقعہ پر پہنچکر اس فتنہ کا مقابلہ اور تردید کرے۔ بفضلہٖ تعالیٰ

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس وقت اس **فتنہ** کو فرو کرنے کے

لئے پوری توجہ سے کام لیں اور اپنی ساری طاقتیں صرف کر کے اللہ
تعالی سے ہی توفیق اور فضل چاہیں دعاؤں سے کام لیں کیونکہ یہ
ہی کارگر حربہ ہے بہر حال ہمیں فوراً اطلاع دینی چاہئے

**نوٹ۔** آریہ سماج اور اسلام کی حقیقت پر ایک رسالہ
دس ہزار کی تعداد میں چھاپ کر مفت تقسیم کرنا زیر تجویز ہے جو بھائی
اس کار خیر میں شریک ہو سکیں وہ **مشتہر** کو اپنے ارادہ سے اطلاع دیں
علاوہ ازیں **آریہ سماج** کی تردید میں ہر قسم کی چالیس سے زیادہ کتابیں
بہم پہنچائی گئی ہیں جو صاحب منگوانا چاہیں فہرست ملاحظہ فرما کر منگا لیں
**شدھی کی شدھی** (انعامی پانسو روپیہ) آریہ سماج کی ان عظیم الشان شدھیوں کی
حقیقت جن پر انہوں نے بڑا فخر کیا تھا یعنی دھرمپال مسٹر ڈکی۔ اور مس فارسٹر ٹامس کی
شدھیوں کی اصلیت اور ان کے مقابلہ میں اسلامی شدھیاں بھی درج کی ہیں۔ قیمت ۶/
صاعقہ ذو الجلال بر نخل دھرمپال حصہ اول انعامی دو صد روپیہ دھرمپال نو آریہ
کے رسالہ نخل اسلام کا جواب اور دیانندی تعلیم کا آئینہ قابل ملاحظہ ہر مسلمان قیمت ۳/
**المشتہر**
قاسم علی احمدی مکھ ادھشٹاتا دیانند مت کھنڈن سبھا (استیصال آریہ)
ترا ہا بیرام خاں پرانی منڈی پل۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء



رد نصاریٰ کا ذخیرہ بھی رفتہ رفتہ جمع کر دیا جائیگا ہمارا ارادہ عنقریب
انشاء اللہ ایک **اخبار** نکالنے کا بھی ہے جو شروع میں ۱۲ صفحہ
کا ہفتہ وار نکلیگا اس اخبار کے اغراض خالص آریہ سماج کی بیہودگیوں
کی تردید نہایت تہذیب اور شائستگی سے مگر دنداں شکن طریق پر ہوگی
باہمی اختلافی مسائل فرقہ ہائے اسلام سے اس کو کوئی تعلق نہ ہوگا
ضرورتاً دیگر مذاہب باطلہ پر بھی مضامین نکلینگے نام اس اخبار کا **فاروق**
اور قیمت **عہ/** سالانہ ہوگی پانسو درخواست بقیمت نقد یا بذریعہ
وی پی کے آنے پر شائع کر دیا جائیگا اب اس ضرورت کو محسوس
کرنے والے اصحاب کا فرض ہے کہ اگر وہ اس کو ضروری سمجھیں
تو خریدار پیدا کر کے درخواستیں بھجوا دیں پانسو درخواستوں کا پورا
کرنا ہمدردان اسلام کا فرض ہے ؎ بر رسولاں بلاغ باشد و بس
خداوند کریم مقلب القلوب آپ کے دلوں میں اس ضرورت
کا احساس پیدا کر دے اس انجمن کے سلسلہ تالیفات میں بفضل
الٰہی روز افزوں ترقی رہے۔
(۱) صاعقہ ذو الجلال بر نخل دھرمپال جس میں

دہرمپال کے رسالہ تحل اسلام کا جواب ہے حقیقت میں یہ کتاب
قائم دید ہے اور دھرمپال کے لیئے لاجواب ہے جسکی قیمت پہلے
۸ تھی لیکن اب بغرض افادۂ عام صرف ۳ رہے

(۲) حقیقت شدھی کی اشدھی (انعامی مبلغ ۵۰۰ روپیہ)

جس میں دھرمپال کی اشدھی کی بدانجامی مس فارسٹر ٹامس کی شدھی
سے دیانندیوں کی بدنامی اور مسٹر ڈکی فوجی گورے کی اشدھی سے
آریوں کی ناکامی کا مفصل بیان ہے علاوہ ازیں دھرمپال کا کچا
چٹھا۔ اور مسٹر ڈکی کی بجرم خیانت مجرمانہ سزایابی کا اصل فیصلہ
بھی نقل کیا گیا ہے۔ بڑی ضخیم کتاب ہے کاغذ بھی نہایت عمدہ
ہے۔ دیکھنے سے کتاب کی حقیقت معلوم ہوجائیگی باوجود ہمہ صفت
موصوف ہونیکے قیمت صرف ۶ رہی ہیں ناظرین ایسے موقع کو
ہاتھ سے نہ جانے دیں کیونکہ پھر ایسی کتاب اس قیمت میں ملنی محال ہوگی ۶

المشتہر

عاجز قاسم علی احمدی مؤلف شدھی کی اشدھی بکھ ادھشتاتا
دیانند مت کھنڈن سبھا دہلی ترابا بہرام خاں منڈی پھول